هنا السلام على أبي بكر رضي الله عنه
سیّدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
افضلیتِ ابوبکرِ صدّیق
(قطعی اجماعی عقیدہ)
تحریر
مفکّرِ اسلام پروفیسر
عون محمد سعیدی مصطفوی
(بہاولپور)

تحریر: مفکرِ اسلام پروفیسر عون محمد سعیدی مصطفوی (بہاولپور)

تمہیدی کلمات

جمیع اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد شیخین یعنی حضرت سیدنا صدیق اکبر اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ یہ عقیدہ قطعی اجماعی عقیدہ ہے، اس کا تعلق ضروریات اہل سنت سے ہے۔ اسلام میں سوئی کی نوک برابر بھی بعداز انبیاء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کسی انسان کے افضل ہونے کی گنجائش نہیں ہے۔

اس عقیدے سے انحراف کرنے والے لوگوں کو کسی بھی صورت اہل سنت ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں دیا جا سکتا۔ انہیں گم راہ، بدمذہب اور بدعقیدہ ہی سمجھا جائے گا۔

اس وقت ایسے ہی بعض منحرف حضرات کو اس بات پر شدید اصرار ہے کہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ قطعی اجماعی نہیں بلکہ یہ عقیدہ جمہور ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ وہ تفضیل علی رضی اللہ عنہ کے قائل کو بھی دائرہ سنیت میں داخل سمجھتے ہیں۔ جبکہ "قائلین اجماع" تفضیلیہ کو دائرہ سنیت سے خارج سمجھتے ہیں۔

دوسرے الفاظ میں جمہور کا قول کرنے والے حضرات اہلسنّت میں تفضیل علی رضی اللہ عنہ کی گنجائش باقی رکھنا چاہتے ہیں جبکہ قائلین اجماع اس دروازے کو کلیتاً بند دیکھنا چاہتے ہیں۔

جب ہم نے اس پر غور و فکر کیا اور جید ائمہ کی کتب کھنگالیں تو قائلین اجماع برحق نظر آئے اور "قائلین مذہب جمہور" بالکل تہی دامن دکھائی دیے۔

جمہور کے قول والے حضرات کا کل سرمایہ کچھ کمزور ترین روایات، چند غلط ترین استدلالات اور بعض مرجوح و مؤوّل حوالہ جات ہیں جو کسی بھی طور پر ایک عقل سلیم رکھنے والے دیانت دار شخص کے نزدیک قابل قبول نہیں ہیں۔

اگرچہ قائلین مذہب جمہور اپنے باطل موقف پر رطب و یابس سے بھرپور کچھ ضخیم کتب بھی لکھ چکے ہیں لیکن یاد رہے کہ ایسی کتب خواہ لاکھوں کی تعداد میں کیوں نہ ہوں ان سے کوئی غلط نظریہ قطعاً سند جواز حاصل نہیں کر سکتا۔ دیکھیے! وجودِ خدا کی نفی پر دہریوں نے کچھ کم کتابیں نہیں لکھیں، اسی طرح ادیانِ باطلہ کے درست ہونے پر ان کے حاملین کی طرف سے دو چار نہیں لاکھوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں، لیکن بایں ہمہ ان میں کسی بھی باطل و فاسد نظریے کو درست قرار دینے کی قطعاً کوئی صلاحیت نہیں ہے۔

اصل چیز دلیل کی قوت ہے نہ کہ کتب کی کثرت و ضخامت۔ اور اس لحاظ سے قائلین مذہب جمہور بالکل ہی بے دست و پا ہیں۔ ان کے دلائل سے کوئی عامی یا حجاب زدہ عالم یا عقیدت سے مغلوب شخص متاثر ہو جائے تو کچھ بڑی بات نہیں لیکن اصولِ دین، اصولِ شرع، اصولِ فقہ اور اصولِ اہل سنت پہ گہری نظر رکھنے والا کوئی ایک بھی شخص ان سے متاثر نہیں ہو سکتا۔

تفضیل ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جمہور کا عقیدہ کہنے والے لوگ دراصل اسلام میں تفضیل علی رضی اللہ عنہ کی گنجائش پیدا کرنا چاہتے ہیں جو کہ شعوری یا لاشعوری طور پر ایک قطعی اجماعی عقیدے کے خلاف نہایت سنگین قسم کی سازش ہے، اگر خدانخواستہ یہ سازش کامیاب ہو جاتی ہے تو پھر ساری کی ساری سنیت کا زمیں بوس ہو جانا چند منٹوں کا کھیل ہے۔

آئیے! ان تمہیدی کلمات کے بعد اب ہم عقیدۂ افضلیت کے سو فیصد قطعی اجماعی ہونے اور دیگر متعلقات پہ کلام کرتے ہیں۔

اجماع کیا ہے؟

سب سے پہلے تو یہ سمجھتے ہیں کہ اجماع کیا ہوتا ہے۔

اصول فقہ کے معروف ماہر ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَفِي الشَّرِيْعَةِ اِتِّفَاقُ مُجْتَهِدِيْنَ صَالِحِيْنَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فِي عَصْرٍ وَّاحِدٍ عَلٰى اَمْرٍ قَوْلِيٍّ اَوْ فِعْلِيٍّ

ترجمہ: شرعًا امت محمدیہ کے صالح مجتہدین کا عصر واحد میں کسی قولی یا فعلی مسئلے پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے۔ (نور الانوار)

تفضیلیہ کا کہنا ہے کہ اگر افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ قطعی اجماعی ہوتا تو تفضیل علی کے قائل کو کافر قرار دیا جاتا لیکن علماء اہل سنت تفضیل علی کے قائل کو کافر نہیں کہتے۔

تفضیلیہ کی یہ غیر عالمانہ بات سن کر اتنی حیرت ہوتی ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں، یہ لوگ تو اجماع کے متعلق ابتدائی بنیادی معلومات بھی نہیں رکھتے۔

یاد رکھیں کہ اجماع کی صرف ایک ہی قسم اور ایک ہی حکم نہیں ہے بلکہ اس کی تین قسمیں ہیں اور ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ حکم ہے۔

اصول فقہ کی مشہور کتاب "توضیح تلویح" میں ہے:

ثُمَّ الْاِجْمَاعُ عَلٰى مَرَاتِبَ:

❖ فَالْاُولیٰ: بِمَنْزِلَةِ الْاٰیَةِ وَالْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ یُکَفَّرُ جَاحِدُہٗ

❖ وَالثَّانِیَةُ: بِمَنْزِلَةِ الْخَبَرِ الْمَشْھُوْرِ یُضَلَّلُ جَاحِدُہٗ

❖ وَالثَّالِثَةُ: لَا یُضَلَّلُ جَاحِدُہٗ لِمَا فِیْهِ مِنَ الْاِخْتِلَافِ

اجماع کے تین مراتب ہیں:

۱۔ پہلا وہ اجماع جو آیت قرآن اور خبر متواتر کے قائم مقام ہے، اس کا منکر کافر ہوتا ہے۔

۲۔ دوسرا وہ اجماع جو خبر مشہور کے قائم مقام ہوتا ہے، اس کے منکر کو گم راہ قرار دیا جاتا ہے۔

۳۔ تیسرا وہ اجماع جس میں اختلاف ہوتا ہے، اس کے منکر کو گم راہ نہیں کہا جاتا۔

پس معلوم ہوا کہ اجماع کی صرف ایک ہی قسم نہیں ہے کہ جس کا منکر کافر قرار پاتا ہے بلکہ ایسے اجماع بھی پائے جاتے ہیں جن کا منکر گم راہ و بد مذہب قرار دیا جاتا ہے۔

عقیدۂ افضلیت کا تعلق جس اجماع سے ہے وہ اجماع کی دوسری قسم ہے۔

یہاں یہ بھی ذہن میں رہے کہ اجماع صرف متعلقہ علم و فن کے ماہرین کا ہی معتبر ہوتا ہے، جیسے مسائلِ فقہیہ میں فقہاء کا اجماع، مسائلِ کلامیہ میں متکلّمین کا اجماع، مسائلِ تصوف میں صوفیہ کا اجماع۔ وغیرہ

عقیدۂ افضلیت کا تعلق علم کلام سے ہے

یاد رہے کہ عقیدۂ افضلیت کا تعلق علمِ کلام سے ہے

اعلیٰ حضرت مجدد ملت امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"بالجملہ مسئلہ افضلیت کا تعلق ہرگز بابِ فضائل سے نہیں کہ اس میں ضعیف حدیثیں بھی قابلِ قبول ہوں بلکہ مواقف و شرح مواقف ایسی کتب عقائد میں واضح لکھا ہے کہ

مسئلہ افضلیت کا تعلق بابِ عقائد سے ہے جس میں صحیح آحاد (صحیح قرار دی جانے والی خبرِ واحد) روایتیں تک قابل قبول نہیں (فتاویٰ رضویہ، مسہلا)

عقیدۂ افضلیت کا تعلق ضروریاتِ اہل سنت سے ہے

مزید برآں عقیدہ افضلیت کا تعلق ضروریاتِ اہل سنت سے ہے۔

آئیے دیکھتے ہیں کہ یہ ضروریات کیا چیز ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"شریعت میں تسلیم کی جانے والی باتیں چار قسم کی ہوتی ہیں:

۱۔ضروریات دین :

ان کا ثبوت قرآنِ عظیم یا حدیثِ متواتر یا اجماعِ قطعی سے ہوتا ہے، جن میں نہ شبہ کی گنجائش، نہ تاویل کی راہ، اور ان کا منکر یا ان میں باطل تاویلات کا مرتکب کافر ہوتا ہے۔

جیسے: عقیدۂ ختم نبوت

۲۔ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت و جماعت:

ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے، مگر ان کے قطعی الثبوت ہونے میں کچھ شبہ اور تاویل کا احتمال ہوتا ہے، اس لیے ان کا منکر کافر نہیں، بلکہ گم راہ، بد مذہب اور بد دین کہلاتا ہے۔ جیسے: عقیدۂ افضلیتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

۳۔ثابِتاتِ مُحکَمَہ:

ان کے ثبوت کے لیے دلیل ظنی کافی ہوتی ہے، بشرطیکہ جمہور علماء انہیں راجح قرار دیں اور مقابل نظریے کو ناقابلِ التفات قرار دیں۔

ان کا حکم یہ ہے کہ معاملہ واضح ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی ان کا انکار کرے تو وہ خاطی و گناہ گار قرار دیا جائے گا۔ ہاں البتہ وہ بددین، گم راہ، کافر اور خارج از اسلام قرار نہیں دیا جائے گا۔

۴۔ظَنِّیّات مُحتَمِلَہ:

ان کے ثبوت کے لیے ایسی دلیل ظنی بھی کافی ہے جس میں جانب مخالف کی بھی گنجائش موجود ہو۔ ان کے منکر کو صرف خاطی کہا جائے گا، گناہ گار کہنا بھی درست نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ملخصًا و مسہلًا)

مسئلۂ افضلیتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قطعی ہے

قطعی سے مراد یہ ہے کہ یہ ایسے مضبوط ترین دلائل سے ثابت ہے جن میں برعکس نظریے کی قطعًا کوئی گنجائش نہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ ان کی قطعیت میں کچھ شبہ و تاویل کا احتمال ہے اس لیے اس عقیدے کے منکر کو کافر تو نہیں کہیں گے لیکن بدعقیدہ، بدمذہب، گم راہ، ضال اور مُضِل ضرور کہیں گے۔

آئیے دیکھتے ہیں وہ کون سے دلائل ہیں جن کی وجہ سے اس عقیدے کو قطعیت حاصل ہے۔

قطعیت کا اولیں ماخذ: قرآن حکیم

سب سے پہلے تو کتاب اللہ کی کئی آیات میں اشارۃ النص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اور انبیاء کرام) کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت ثابت ہوتی ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اَتْقٰی قرار دیا اور دوسرے مقام پر فرمایا جو اَتْقٰی (سب سے بڑا متقی) ہوتا ہے وہی اکرم (سب سے افضل) ہوتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق سورۃ النور آیت نمبر 22 میں ارشاد فرمایا:

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ (تم میں فضیلت رکھنے والے قسم نہ اٹھائیں)

جب خود رب کائنات نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو باقاعدہ فضیلت والا متعیّن فرمادیا، تو بات ہی ختم ہوگئی۔ یعنی فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خاصہ بن گئی۔ یہ الفاظ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کسی اور صحابی کے لیے ارشاد نہیں فرمائے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں جگہ جگہ رسول اللہ کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ ملا کے کیا اور بالکل اسی طرح کئی جگہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے ساتھ ملا کر کیا۔ مثلاً:

- فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ (النساء:69)
- اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ (التوبہ:40)
- ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ (التوبہ:40)
- اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ (التوبہ:40)
- لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ (التوبہ:40)
- وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (الزمر:33)
- مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ (الفتح:29)
- وَ لَسَوْفَ یَرْضٰی ۠ (الیل:21)
- وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ؕ (الضحیٰ:5)

مذکورہ تمام آیاتِ کریمہ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ پس جیسے اللہ تعالیٰ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (و دیگر انبیاء) کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے۔

۴۔ مزید بھی اشارتاً تین آیات کریمہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت سامنے آرہی ہے۔

- لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ (الحدید:10)

اس میں قبل از فتح انفاق و قتال میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کوئی ثانی نہیں۔ لہٰذا کوئی فضیلت میں ان کے برابر نہیں۔

- وَ شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ (آل عمران:159)

اس میں اللہ تعالیٰ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مشورے کا امر فرمایا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر یوں عمل فرمایا کہ جب بھی مشورہ فرماتے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سب سے مقدم رکھتے۔ یہی تقدیم آپ کی افضلیت کی طرف مشیر ہے۔

- وَ مِنْھُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ (فاطر:32)

ترجمہ: ان صحابہ میں کچھ نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں۔

مفسرین نے لکھا کہ سابق بالخیرات کی خصوصیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں سب سے بڑھ کر تھی۔ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت اپنے خطبے میں ان کی اس خصوصیت کا بطور خاص ذکر فرمایا۔ (خطبہ آگے آرہا ہے)۔

قطعیت کا دوسرا ماخذ: احادیثِ طیبہ

اگر احادیث طیبہ میں غور و فکر کریں تو وہاں بھی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کی خوب خوب صراحتیں ملتی ہیں۔ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے افضلیت صدیق رضی اللہ عنہ پر کتاب لکھی۔ "اَلطَّرِیْقَةُ الْاَحْمَدِیَّةِ فِیْ حَقِیْقَةِ الْقَطْعِ بِالْاَفْضَلِیَّةِ"، اس میں آپ نے فضائلِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر 652 احادیث بیان فرمائیں۔

ہم ذیل میں تبر کاً چند احادیث تحریر کرتے ہیں:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر موجود ہوں وہاں کسی دوسرے کا امامت کرانا کسی صورت درست نہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کو ابوبکر کے سوا کسی کی امامت قبول نہیں۔

۳۔ ابوبکر کو میں مقدم نہیں رکھتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ مقدم رکھتا ہے۔

۴۔ اپنے مال اور صحبت کے حوالے سے مجھ (رسول اللہ) پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر کا ہے۔

۵۔ لوگوں میں سب سے زیادہ مجھے عائشہ اور ان کے والد محبوب ہیں۔

۶۔ فلاں بات پر میں، ابوبکر اور عمر ایمان رکھتے ہیں۔

۷۔ میری امت میں ابوبکر سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

۸۔ مجھ پر کسی کا بھی احسان تھا تو وہ میں نے چکا دیا ماسوائے ابوبکر کے، جن کا احسان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چکائے گا۔

۹۔ ابوبکر و عمر اہل جنت کے بڑی عمر والوں کے سردار ہیں۔

۱۰۔ لوگو! میرے بعد ابو بکر و عمر کی اقتدا کرنا۔

۱۱۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے دائیں حضرت ابو بکر تھے اور بائیں حضرت عمر، فرمایا: ہم قیامت کے دن بھی اسی طرح اٹھیں گے۔

۱۲۔ زمین پر میرے دو وزیر ابو بکر و عمر ہیں۔

۱۳۔ جتنا ابو بکر کے مال نے مجھے نفع دیا کسی کے مال نے نہیں دیا۔

۱۴۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدح سنانے کی فرمائش کی تو انہوں نے کچھ اشعار پیش کیے جن میں کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اور مخلوقات میں اُن کے برابر کوئی نہیں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

۱۵۔ عمر کی ستاروں جتنی سب نیکیاں ابو بکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

۱۶۔ میرے سمیت کسی بھی نبی کا کوئی صحابی ابو بکر کے ہم پلہ نہیں۔

۱۷۔ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ آپ کے بعد آپ کے بہترین فرد ابو بکر ہیں۔

۱۸۔ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے چل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے تنبیہاً فرمایا تم ایک ایسے شخص سے آگے چل رہے ہو کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد جس سے افضل شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔

۱۹۔ شب معراج میں نے آسمانوں پر دیکھا، میرے نام کے ساتھ ابو بکر کا نام لکھا تھا۔

۲۰۔ اگر میں رب کے سوا کسی کو خلیل چنتا تو ابو بکر کو چنتا۔

قطعیت کا تیسرا ماخذ: اقوالِ صحابہ وائمہ

۱۔ مولائے کائنات مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے عہد خلافت میں مسجد کوفہ میں منبرِ رسول پہ ارشاد فرمایا:

لَا اَجِدُ اَحَدًا فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُّہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ۔ (الاستیعاب)

یعنی اگر کسی نے مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے بہتان باندھنے والے کی سزا دوں گا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ان الفاظ سے صراحتًا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ قطعی ہے، اس واسطے کہ شرعاً امور ظنیہ میں سزا نہیں۔ (فتاویٰ عزیزی)

۲۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا: ابوبکر صدیق اور پھر عمر فاروق۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ بھی کوئی شک والی بات ہے؟ (الصواعق المحرقۃ)

۳۔ شیخ الاسلام امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْاَحَادِیْثُ الدَّالَّۃُ عَلٰی اَفْضَلِیَّۃِ الصِّدِّیْقِ قَدْ تَوَاتَرَتْ تَوَاتُرًا مَّعْنَوِیًّا (فتح الباری)

یعنی افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر جو احادیث دلالت کرتی ہیں وہ معنوی طور پر تواتر کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔

اور سب جانتے ہیں کہ متواتر احادیث سے ثابت ہونے والا عقیدہ قطعی ہوتا ہے۔

۴۔ حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بے شک تفضیل ابوبکر قطعی ہے۔ (شرح فقہ اکبر)

۵۔ شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہ ایک مکمل

کتاب لکھی "اَلطَّرِيْقَةُ الْاَحْمَدِيَّةِ فِیْ حَقِيْقَةِ الْقَطْعِ بِالْاَفْضَلِيَّةِ"
اس کتاب کا نام ہی اعلان کر رہا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت قطعی ہے۔

۶۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: احادیثِ افضلیت حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ (ازالۃ الخفاء)

۷۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
(حضرت صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت پر) جب اجماعِ قطعی ہوا تو اسکے مفاد یعنی تفضیلِ شیخین کی قطعیت میں کیا کلام رہا؟ ہمارا اور ہمارے مشائخِ طریقت و شریعت کا یہی مذہب ہے۔ (مطلع القمرین)

قطعیت کا چوتھا ماخذ: فرامین مولا علی رضی اللہ عنہ

۱۔ مولائے کائنات، حیدر کرار سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان تو آپ پڑھ آئے ہیں کہ جو مجھے شیخین پہ فضیلت دے گا میں اسے مفتری کی (80 کوڑے) سزا دوں گا۔

۲۔ جگر گوشۂ علیُّ المرتضیٰ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں نے پوچھا: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے دوبارہ پوچھا کہ پھر کون؟ تو شاید آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لے لیں گے، اس لیے میں نے فوراً کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد تو آپ ہی سب سے افضل ہیں؟ آپ نے (بطور عجز و انکسار) ارشاد فرمایا: میں تو ایک عام سا آدمی ہوں۔ (بخاری)

۳۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو اس موقع پر مولا علی رضی اللہ عنہ نے ان کی شان

میں ایک خطبہ دیا، آپ نے ارشاد فرمایا:

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام میں اول تھے، ایمان میں سب سے بڑھ کر مخلص تھے، یقین میں سب سے زیادہ پختہ تھے، خوفِ خدا میں سب سے بڑھ کر تھے، سخاوت میں سب سے عظیم تر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے زیادہ خیال رکھنے والے تھے، مسلمانوں کیلیے سب سے زیادہ شفیق تھے، اصحابِ رسول کو سب سے زیادہ امان دینے والے تھے، سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہنے والے تھے، مناقب میں سب سے افضل تھے، بھلائیوں میں سب سے آگے، درجے میں سب سے بلند تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ مقرب تھے، اخلاق و سیرت میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ معتمد تھے، مرتبے میں سب سے بڑھ کر فضیلت والے تھے اور بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سب سے زیادہ عزت و تکریم والے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی طرف سے، رسول اسلام کی طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے آپ کو بہترین جزا دے۔ (مسند البزار، مجمع الزوائد)

۴۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے مسجد کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے علی الاعلان ارشاد فرمایا:

خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ (تکمیل الایمان)

یعنی اس امت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تواتر سے ثابت ہے۔

۵۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا۔ میں نے عرض کی: اے رسول اللہ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل شخص! تو

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوجحیفہ! رک جا، خیر تو ہے؟ کیا میں تجھے یہ نہ بتاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں اے ابوجحیفہ! سن لو! میری محبت اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی دشمنی کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی اور میرا بغض اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔ (تاریخ مدینہ ودمشق)

عقیدۂ افضلیت پر اجماعِ امت کا بیان

اب ہم اس طرف آتے ہیں کہ عقیدۂ افضلیت اجماعی عقیدہ ہے جس پر جمیع صحابہ بشمول مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور دنیا بھر میں پائے جانے والے جمیع اکابر وائمہ اہل سنت کا چودہ صدیوں سے کامل اتفاق ہے۔

لیجیے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ امامِ بخاری ابن عمر سے روایت کرتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں صحابہ میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دیتے تھے، ہم کہتے تھے ابوبکر سب سے افضل ہیں، ان کے بعد عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم۔

طبرانی میں اس پر اضافہ ہے "فَيَسْمَعُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا يُنْكِرُهُ" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے یہ سنتے تھے اور انکار نہیں فرماتے تھے۔

اس روایت سے ایک تو افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہ اجماعِ صحابہ سامنے آیا اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عدمِ انکار کے سبب اس کی توثیق سامنے آئی۔

اب اس سے بڑھ کر اجماعِ صحابہ کا اور کون سا ثبوت پیش کیا جائے۔ دودھ کا دودھ پانی کا

پانی ہو گیا۔

۲۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے کسی نے بھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے تمام صحابہ سے افضل اور ان پہ مقدم ہونے کے بارے میں اختلاف نہیں کیا۔ (الاعتقاد)

۳۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ میں افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ۔ (شرح صحیح مسلم، نووی)

۴۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: اہل سنت کا اجماع ہے کہ مطلقاً سب صحابہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ۔ (تہذیب الاسماء واللغات)

۵۔ ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب کا اس پر اجماع ہے کہ صحابہ میں خلفائے اربعہ بالترتیب افضل ہیں۔ (اصول الدین)

۶۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل البشر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور تحقیق سلف صالح نے انکے افضل امت ہونے پر اجماع و اتفاق کیا۔ (ارشاد الساری شرح صحیح بخاری)

۷۔ مزید امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اہلسنّت کے نزدیک بالاجماع ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔

(مواہب اللدنیہ)

۸۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صحابۂ کرام کا اجماع ہے کہ سب سے مقدم ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد)

۹۔ علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صوفیا کرام رحمۃ اللہ علیہم کا اس بات پر اجماع ہے کہ

امت میں سیدنا ابوبکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق پھر سیدنا عثمان غنی پھر سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہم سب سے افضل ہیں۔ (النبراس)

۱۰۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر تمام مفسرین کا اجماع ہے۔ (تفسیر کبیر)

۱۱۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر اجماع ہے۔ (فتح الباری)

۱۲۔ علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر مکمّل کتاب لکھی "اَلْحَبْلُ الْوَثِیْقِ فِیْ نُصْرَةِ الصِّدِّیْقِ" اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ اجماعی قطعی ہے، اس کا منکر خبیث ہے۔

۱۳۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عقیدہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ متواتر و قطعی ہے۔ اس کا منکر بدعتی خبیث منافق ہے۔ (کتاب الکبائر)

۱۴۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اولین و آخرین اولیاء سے افضل ہیں، اس پر پوری امت کا اجماع ہے روافض کی مخالفت کی کوئی حیثیت نہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو شیخین رضی اللہ عنہما پہ فضیلت دینا اہل سنت و جماعت کے مذہب کے خلاف ہے۔ (شرح فقہ اکبر)

۱۵۔ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: افضلیت شیخین رضی اللہ عنہما پر ائمہ اربعہ کا اجماع ہے۔ (الصواعق المحرقۃ)

۱۶۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام اکابر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم نے افضلیت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے باب میں اجماع نقل کیا ہے۔ (تکمیل الایمان)

۱۷۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں، تمام امم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت و عزت و وجاہت و قبول و کرامت و قرب وولایت کو نہیں پہنچتا۔ پھر ان میں ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولا علی رضی اللہ عنہم۔ (فتاوی رضویہ)

۱۸۔ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس (افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے) اجماع کا منکر شذ فی النار کی وعید کے تحت ہے۔

عقیدۂ افضلیت اکابرامت کا چودہ سوسالہ تاریخی ریکارڈ

آپ اکابرِ اہل سنت کی عقائد وغیرہ علوم اسلامیہ کی جتنی مرضی کتابیں اٹھا کر دیکھ لیں، سبھی میں آپ کو افضلیتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لکھی نظر آئے گی۔

۱۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مِنْ عَلَامَاتِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ تَفْضِيْلُ الشَّيْخَيْنِ وَمَحَبَّةُ الْخَتَنَيْنِ

(تمہید ابو شکور سالمی)

اہل سنت کا شعار ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت اور عثمان و علی رضی اللہ عنہما کی محبت ہے۔

۲۔ یہ آپ پہلے پڑھ آئے ہیں، امام مالک سے سوال ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہیں، تو آپ نے جواب دیا: ابو بکر صدیق اور پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ بھی کوئی شک والی بات ہے۔ (الصواعق المحرقۃ)

۳۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات بھی آپ پڑھ چکے: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے کسی نے بھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے تمام صحابہ سے افضل اور ان پہ مقدم ہونے کے بارے میں اختلاف نہیں کیا۔ (الاعتقاد)

۴۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم۔ (السنۃ للخلال)

۵۔ حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سب صحابہ میں افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم۔ (غنیۃ الطالبین)

٦۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت اولیں طور پر ثابت مانتے ہیں، ہم آپ کو جمیع امت پر فضیلت دیتے ہیں اور سب پہ مقدم مانتے ہیں۔ (عقیدہ طحاویہ)

۷۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کی ترتیب خلافت ہی ترتیب افضلیت ہے۔ (فتوحات مکیہ)

۸۔ مزید شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: امت میں کوئی بھی شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل نہیں ہے۔ (فتوحات)

۹۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام خلفاء سے افضل ہیں۔ (تفسیر قرطبی)

۱۰۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا منکر اہل سنت سے خارج ہے۔ (فتح المغیث)

۱۱۔ علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد افضل البشر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ (شرح عقائد)

۱۲۔ امام ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ برحق ہے اس کے منکرین بدعتی ہیں، ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (فتح القدیر)

۱۳۔ امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سب صحابہ میں افضلیت حاصل ہے اس کے منکر شیعہ اور معتزلہ ہیں۔ (الیواقیت والجواہر)

۱۴۔ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے عظمت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور مخالفین کے رد پر مکمل کتاب لکھی جس کا نام ہے "اَلصَّوَاعِقُ الْمُحْرِقَۃُ فِی الرَّدِّ عَلٰی اَھْلِ الْبِدَعِ وَالزَّنْدَقَۃِ"

۱۵۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: افضلیتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر تفضیلی رافضی ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاویٰ شامی)

۱۶۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کی افضلیت ان کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے۔ (مکتوبات)

۱۷۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کی افضلیت ان کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے۔ (تکمیل الایمان)

۱۸۔ علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: علماء پر لازم ہے کہ مسئلہ افضلیتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو خصوصی اہمیت دیں۔ (النبراس)

۱۹۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے دو کتب تحریر فرمائیں، قُرَّۃُ الْعَیْنَیْنِ فِیْ تَفْضِیْلِ الشَّیْخَیْنِ اور اِزَالَۃُ الْخِفَاءِ عَنْ خِلَافَۃِ الْخُلَفَاءِ۔ آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام برحق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں

پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہم۔(تفہیمات الٰہیہ)

۲۰۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ردِّ تشیع میں پوری کتاب تحفہ اثنا عشریہ لکھی، اس میں آپ فرماتے ہیں: رافضیہ کا تفضیلی فرقہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ سے افضل مانتا ہے، یہ لوگ ابلیس لعین کے قریبی شاگرد ہیں۔

۲۱۔ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم میں جو ترتیب خلافت کی ہے وہی فضیلت کی ہے۔(فتاوی مہریہ)

مزید آپ لکھتے ہیں: بعد از پیغمبر کوئی شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل نہیں۔(تصفیہ مابین سنی وشیعہ)

۲۲۔اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے متعلقہ موضوعات پر درج ذیل کتابیں لکھیں:

- مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِیْ اِبَانَةِ سَبْقَةِ الْعُمَرَیْنِ
- اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَةِ الْاَتْقٰی
- غَایَةُ التَّحْقِیْقِ فِیْ اِمَامَةِ الْعَلِیِّ وَالصِّدِّیْقِ

دیگر بھی اس موضوع پر آپ کے بیسیوں فتاویٰ موجود ہیں۔

۲۳۔ عصر حاضر کے اکابر اہلسنّت حضرت مفتی نعیم الدین مراد آبادی، حضرت مفتی امجد علی اعظمی، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی، حضرت پیر کرم شاہ الازہری، ابوالبرکات سید احمد قادری اور ان جیسے دیگر جملہ اکابر رحمۃ اللہ علیہم سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر متفق ہیں اور اس عقیدے کے منکر کو گم راہ، بد دین اور خارج از اہل سنت قرار دیتے ہیں۔

۲۴۔ دنیا بھر کی تمام مساجد میں علماء کرام صدیوں سے جمعہ کے خطبوں میں یہ اعلان کرتے چلے آرہے ہیں: افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ، اگر اس سب کے بعد بھی لوگوں کو عقیدۂ افضلیت قطعی اجماعی نظر نہیں آتا تو پھر یقیناً ان کی آنکھیں سو فیصد قابل علاج ہیں۔

تفضیلِ علی اہلِ سنت کا نہیں روافض کا مذہب ہے

۱۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیعہ اور کثیر معتزلہ کا مذہب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ (ارشاد الساری)

۲۔ علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: شیعہ اور جمہور معتزلہ کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ (شرح مقاصد)

۳۔ امام کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت دینے والا رافضی بدعتی ہے۔ (فتح القدیر)

۴۔ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: شیعہ کا اطلاق اس فرقے پر ہوتا ہے جو تفضیل علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ (شرح الشفاء)

۵۔ امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: شیعہ اور کثیر معتزلہ کا مذہب ہے کہ حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ (الیواقیت والجواہر)

۶۔ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جو شخص مولا علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل بتائے، گم راہ بدمذہب ہے۔ جیسا کہ آج کل سُنّی بننے والے تفضیلیے کہتے ہیں۔ (بہار شریعت)

۷۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جو وقت کے عظیم مجدد اور اجلہ علماء عرب و عجم کے نزدیک حق و باطل کو سمجھنے کی عظیم کسوٹی ہیں آپ تفضیلیہ کے متعلق درج ذیل کلمات ارشاد فرماتے ہیں:

شرح قصیدہ بدء الامالی میں ہے: جو افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انکار کرے اس کا ایمان خطرے میں ہے۔ اہل سنّت کا اجماع ہے کہ حضور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت امام الاولیاء، مرجع العرفاء، امیر المومنین مولی المسلمین، سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ سے اکرم، افضل، اتم و اکمل ہیں، جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی، شیعی، رافضی مانتے ہیں۔ تفضیلیہ اہلِ بدعت ہیں ان کی صحبت سے بچنا چاہیے، ان کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے، یہ گم راہ مخالفِ سنت ہیں۔ رافضیوں کے چھوٹے بھائی تفضیلیہ کی شامت، اسد اللہ الغالب کی بارگاہ سے اسّی کوڑوں کی سزا۔ افضلیت شیخین رضی اللہ عنہما متواتر و اجماعی ہے، تفضیلیہ گم راہ ہیں۔ ان کے جنازے کی نماز بھی نہ چاہیے۔ ہم تفضیلیوں کے کافر ہونے کا قول نہیں کرتے لیکن اُن کا بدعتی ہونا ثابت ہے۔ رافضی اگر صرف تفضیلی ہو تو بدمذہب ہے اور اگر خلافتِ صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔ جو شخص موذی بدمذہب ہو، مسجد میں آکر نمازیوں کو تکلیف دیتا ہو، مثلاً رافضی، تفضیلی تو اسے مسجد سے روکنا ضرور واجب ہے۔ ایسے شیعہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہوں اگرچہ ان دونوں پر طعن نہ کرتے ہوں مثلاً فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے۔ تفضیلیہ جو مولا علی رضی اللہ عنہ کو شیخین رضی اللہ عنہما سے افضل بتاتے ہیں ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمیہ مکروہ ہے کہ انھیں امام بنانا حرام، ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور

جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب۔ جس نے کسی فاسد العقیدہ بدمذہب بدعتی مثلاً تفضیلی یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی کو برا جاننے والے کے پیچھے نماز پڑھی، عند التحقیق اس کی اقتداء بکراہت شدیدہ سخت مکروہ ہے۔ جو کہے حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے برابر کسی صحابی کا رتبہ نہیں وہ اہل سنت سے خارج اور گم راہ فرقے تفضیلیہ میں داخل ہے جن کو ائمہ دین نے رافضیوں کا چھوٹا بھائی کہا ہے۔ جو مولا علی رضی اللہ عنہ کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے مبتدع بدمذہب ہے، اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے، پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔ (اقتباسات از فتاویٰ رضویہ ملتقطا)

تفضیلیہ کے القاب

چودہ صدیوں کے اکابر اہل سنت نے تفضیلیہ کو جن القاب سے نوازا ہے ان کا ملخص درج ذیل ہے:

ایمان خطرے میں۔ خارج از اہل سنت۔ رافضی۔ جہنمی۔ خبیث۔ منافق۔ بدبخت۔ یزید کے ساتھی۔ بدعتی۔ بے دین۔ لعنتی۔ بے ایمان۔ شیعہ۔ معتزلہ۔ امامت ممنوع۔ جنازہ ناجائز۔ روافض کے چھوٹے بھائی۔ تفضیلیے۔ بدمذہب۔ گم راہ۔ مبتدع۔ صحبت سے بچو۔ مفتری۔ فاسد العقیدہ۔ مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔

ہمارے نزدیک تفضیلیہ اور مرزائیہ کا انداز ایک جیسا ہے۔

مرزائیہ عقیدۂ ختمِ نبوت پر جس انداز سے ڈاکہ ڈالتے ہیں تفضیلیہ بالکل اسی طرح عقیدۂ افضلیت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

مرزائیہ کے نزدیک نیا نبی مان لینے سے عقیدۂ ختم نبوت پہ کوئی فرق نہیں پڑتا اور بندہ مسلمان رہتا ہے جبکہ تفضیلیہ کے نزدیک مولا علی رضی اللہ عنہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل مان لینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور بندہ سنی رہتا ہے۔

مرزائیہ ضروریات دین پہ ڈاکہ ڈالنے کے مجرم ہیں جبکہ تفضیلیہ ضروریات اہل سنت پر ڈاکہ ڈالنے کے مجرم ہیں پس جس طرح اسلام بچانے کے لیے مرزائیہ کا قلع قمع کرنا ضروری ہے اسی طرح اہل سنت کو بچانے کے لیے تفضیلیہ کا قلع قمع کرنا ضروری ہے۔

تفضیلیہ کے بعض اعتراضات کا اصولی جواب

تفضیلیہ لوگوں کو گم راہ کرنے کے لیے کبھی کہتے ہیں فلاں کتاب میں لکھا ہے بعض صحابہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قائل تھے، کبھی امام رازی کی عبارت پیش کرتے ہیں، کبھی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک دو عبارتیں اٹھالاتے ہیں، کبھی ابن عبد البر کا سہارا لیتے ہیں۔ کبھی تکمیل الایمان اٹھالاتے ہیں اور کبھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان سب باتوں کا جواب یہ ہے کہ جب کسی عقیدے پر امت کا اجماع ہو جائے تو اس کو قبول کرنا فرضِ عین ہو جاتا ہے پھر حسبِ فرمان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اگر اس کے خلاف حدیثِ صحیح بھی آجائے تو قبول نہیں کی جائے گی، پہلے تو اس کی تاویل کریں گے، اگر بالفرض تاویل نہیں ہو سکتی تو رد کر دیں گے۔

اب خود سوچیے کہ جب اجماع کے مقابلے میں آنے والی حدیث صحیح بھی قابل قبول نہیں تو پھر اکا دکا بعض علماء کے اقوال کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے، شاذ روایات تو ہر مسئلے میں مل جاتی ہیں، مزید یہ کہ جو اقوال عام طور پر پیش کیے جاتے ہیں وہ کسی اور پس منظر

میں کہے گئے ہوتے ہیں جنہیں تفضیلی اپنی کم عقلی کی وجہ سے اپنے باطل موقف کی دلیل بنائے پھرتے ہیں، بعض صحابۂ کرام کے موقف یا اکابر کی چند عبارات جن سے بظاہر تفضیل علی ثابت ہوتی ہے، علماء کرام نے فرمایا کہ انہیں جزوی فضیلت پر محمول کیا جائے گا یعنی مطلق افضلیت تو شیخین رضی اللہ عنہما کو حاصل ہے لیکن بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جزوی طور پر ایسی فضیلتیں حاصل ہیں جن میں ان کا کوئی ثانی نہیں اور بالخصوص مولائے کائنات مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تو ایسی فضیلتیں شمار سے بھی باہر ہیں جو صرف انہیں کے ساتھ خاص ہیں، ان میں وہ یکتا و یگانہ ہیں۔

مثلا وہ سیدہ کائنات سردار جنت کے زوج محترم ہیں۔ وہ جنتی جوانوں کے سردار حسنین کریمین کے والد گرامی ہیں۔ ان کے ہاتھوں پہ خیبر فتح ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنا بھائی قرار دیا۔ وہ اہل کساء میں شامل ہیں۔ انہیں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ کا اعزاز حاصل ہے۔ وہ جدھر ہو جائیں حق ادھر ہو جاتا ہے۔ ان کے نور نظر امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں لازوال و بے مثال تاریخ رقم کی۔ وہ قیامت تک آنے والے جملہ سادات کے جد امجد ہیں۔ وہ سلاسل ولایت کے امام الائمہ ہیں، جس کو بھی ولایت کا تاج ملتا ہے انہی کے مبارک ہاتھوں سے ملتا ہے۔ امام مہدی اُنکی حسنی اولاد سے ہوں گے اور سیدنا عیسی علیہ السلام اُن کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ، لاتعداد خصائص و فضائل۔

مرتضیٰ شیرِ حق اَشجَعُ الاَشجَعِین
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وَصلِ خدا
بابِ فصلِ وِلایت پہ لاکھوں سلام
اوّلیں دافعِ اہلِ رَفض و خُروج
چارُمی رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام
شیرِ شمشیر زَن شاہِ خیبر شکن
پرَتَوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
ماحیِ رفض و تفضیل و نَصب و خُروج
حامیِ دین و سنّت پہ لاکھوں سلام

خلاصہ کلام:

چودہ صدیوں سے اہل سنت کے متکلّمین، مفسرین، محدثین، صالحین، مجتہدین، مجددین اور اکابرین تواتر کے ساتھ جن متفقہ عقائد کا بیان کرتے چلے آرہے ہیں ان سے ذرہ برابر انحراف بھی بندے کیلیے سخت ضرر رساں ہے۔ عقیدۂ افضلیتِ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما قطعی اجماعی عقیدہ ہے، یہ ضروریاتِ اہلسنّت میں سے ہے۔ مسلکِ حق اہلسنّت میں تفضیلی عقیدے کی رائی کے دانے جتنی بھی گنجائش نہیں، تفضیل رفض کا زینہ ہے، اس وقت تفضیلِ علی کا فتنہ اہل سنت میں بہت تیزی سے پھیل رہا ہے، اس کا سدِّباب فرض کا درجہ رکھتا ہے۔ ہماری یہ تحریر اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بوسیلہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور نافع خلائق بنائے۔

نوٹ: ہمیں احساس ہے کہ ہماری یہ تحریر بعض حضرات کے لیے تشویش کا باعث ہو گی۔
لیکن ہمارا مطمحِ نظر وہی ہے جس کا وقت کے عظیم مجدد نے اس شعر میں ذکر فرمایا تھا:

نہ مرا نوش ز تحسیں، نہ مرا نیش ز طعن

نہ مرا گوش بمدحے، نہ مرا ہوش ذمے

ادنی نوکر پنجتن پاک و سادات کرام

عون محمد سعیدی مصطفوی

جامعہ نظام مصطفی بہاولپور